وِفاق المدارس العربیہ کا امتحانی نظم......ایک نظر میں

محمد اَحمد حافظ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کی باگ ڈور جن اکابر کے ہاتھوں میں ہے، وہ الحمدللہ! علم وتقویٰ اور للّٰہیت کے پیکر ہیں۔ اِن اَکابر کے نزدیک طلبۂ کرام اُن کے پاس امانت ہیں جن کے بلند تعلیمی معیار کا تحفظ اور اس میں مزید ترقی ان کے فرائض منصبی میں شامل ہے، یہی وجہ ہے کہ طلبہ کے لیے امتحانات کے سلسلے میں خصوصی انتظامات کیے جاتے ہیں اور انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اہل افراد کے ہاتھوں میں زمامِ کار دی جاتی ہے۔اسی طرح پرچوں کی چیکنگ اور مارکنگ کا مرحلہ بھی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔اس اہم مرحلے کی نگرانی ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کے علاوہ امتحانی کمیٹی کرتی ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیرِاہتمام اس سال تین لاکھ پینسٹھ ہزار (365000) طلبہ وطالبات نے تحریری امتحان دیا ہے۔اس اعتبار سے اکیس لاکھ نوے ہزار (2190000) جوابی کاپیاں مرکزی دفتر وفاق کو موصول ہوئیں۔ان کاپیوں کی چیکنگ اور مارکنگ کے لیے جامعہ خیرالمدارس ملتان میں 12 سو سے زائد جید علماء واساتذہ جمع ہوئے اور اس اہم ترین مرحلے کو شب وروز کی محنت، مکمل احتیاط اور راز داری کے ساتھ عبور کیا۔ پرچوں کی چیکنگ کا یہ کام عموماً نماز فجر کے بعد ہی آغاز ہوجاتا رہا، کھانے اور نماز کے وقفوں کے ساتھ رات گیارہ بجے تک یہ عمل جاری رہتا تھا۔شب وروز کی کاوش کے بعد الحمدللہ ایک ماہ کے اندر نتائج کا اعلان کردیا گیا۔

وفاق المدارس العربیہ چوں کہ اصلاً امتحانی بورڈ ہے، اسی مناسبت سے اس کے امتحانی نظم کی درج ذیل ممتاز ومنفرد اور قابل قدر خصوصیات ہیں:

☆......سوالیہ پرچوں کی تیاری میں مکمل طور پر راز داری کا اہتمام کیا جاتا ہے، ہر پرچہ ایک سے زائد حضرات سے تیار کرایا جاتا ہے۔سوالیہ پرچہ تیار کرنے والے استاذ کو قطعاً یقین نہیں ہوتا کہ انہی کا تیار کردہ امتحانی پرچہ منتخب ہوگا۔

☆......جو سوالیہ پرچے تیار ہوکر آتے ہیں ان کے معیار کو خوب پرکھا جاتا ہے، مکمل اطمینان ہوجانے

کے بعد ہی اگلے مرحلے کے لیے روانہ کیا جاتا ہے۔

☆...... پرچوں کی کمپوزنگ، پرنٹنگ، ترسیل کے تمام مراحل احتیاط اور رازداری سے طے کیے جاتے ہیں۔ پرچوں والے تھیلے/پیکٹ کی سِیل امتحانی سینٹر میں طلبہ کے سامنے کھولی جاتی ہے۔

امتحانات کے انعقاد کے بعد حل شدہ پرچوں کی پڑتال اور مارکنگ کا مرحلہ آتا ہے، اسے بھی انتہائی صاف و شفاف رکھا جاتا ہے، پرچے چیک کرنے والے حضرات کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے ان پر نگران اور نگران اعلیٰ مقرر کیے جاتے ہیں۔ پرچے چیک ہونے کے بعد امتحانی کمیٹی یا وفاق کے مرکزی قائدین ان پرچوں پر نظر ثانی بھی کرتے ہیں، جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆......دفتر وفاق میں طلبہ کی جوابی کاپیوں کے بنڈل موصول ہونے پر پہلے مرحلے میں ان کاپیوں کی بطاقة الکراسة (طلبہ کے کوائف کی عارضی چٹ) تیار کی جاتی ہے اور جوابی کاپی پر خفیہ نمبر درج کر کے بطاقة الکراسة (کوائف کی عارضی چٹ) کو علیحدہ کرنے کے بعد اسے محفوظ کرلیا جاتا ہے۔ خفیہ نمبر کے اندراج اور بطاقة الکراسة کی علیحدگی کے بعد ان کاپیوں کے بنڈل چیکنگ مرکز میں متعلقہ ممتحن کو چیک کرنے کے لیے دیے جاتے ہیں، اس احتیاط کے بعد کسی ممتحن کو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس طالب علم کا پرچہ چیک کر رہا ہے؟!۔

☆......ایک کتاب کے ممتحنین کو حتی الامکان ساتھ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ وہ کاپیوں کی چیکنگ کے دوران حسب ضرورت مشاورت کر سکیں۔ بعض صورتوں میں کسی کتاب کے پرچے چیک کرنے سے پہلے ممتحن سے متعلقہ پرچہ بھی حل کرایا جاتا ہے۔

☆......پھر ممتحن جانفشانی کے ساتھ ایک ایک کاپی چیک کرتا ہے، صحیح پر درست اور غلط پر کاٹے کا نشان لگاتا ہے، ہر سوال کے علیحدہ نمبر دیتا ہے۔ اگر ایک سوال کے کئی اجزاء ہوں تو کاپی کے اندر اور باہر تمام اجزاء کے علیحدہ علیحدہ نمبر درج کر کے ٹوٹل کا اندراج کرتا ہے۔ پرچہ اگر درست عربی میں حل کیا گیا ہو تو اضافی پانچ نمبر دیتا ہے، اس کے بعد متعلقہ درجہ کے کشف الممتحن (انٹری شیٹ) پر جس میں فرضی نمبر (خفیہ نمبر) درج ہوتے ہیں، ارقام محصلہ (حاصل شدہ نمبرات) کے خانہ میں اندراج کرتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر ملاحظات کے خانہ میں نوٹ لکھتا ہے، مثلا پرچے میں نقل تو نہیں ہوئی؟ وغیرہ، جس پر حسبِ ضابطہ کاروائی ہوتی ہے۔ کشف الممتحن (انٹری شیٹ) مکمل ہونے کے بعد ممتحن توقیع الممتحن کے خانہ میں اپنے دستخط کرتا ہے اور جوابی کاپیوں کا بنڈل کشف الممتحن (مارک شیٹ) کے ساتھ اپنے ممتحن اعلیٰ کے حوالہ کرتا ہے۔

☆...... ہر درجہ کے ممتحن اعلیٰ ممتحنین حضرات کی جانب سے چیک شدہ کاپیوں کے آنے والے بنڈلوں میں سے کم از کم تین اور ضرورت پڑنے پر حسب ضرورت کاپیاں خود چیک کرتے ہیں، حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم پرچوں کی مارکنگ کے نگران اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے خود بھی چیک شدہ پرچے منگا کر جانچتے ہیں۔

☆......ممتحنین اعلی اپنے اپنے ممتحنین کی جانب سے آنے والے چیک شدہ بنڈلوں کی تمام کاپیوں کا ٹوٹل اپنے معاونین کی مدد سے چیک کر کے اس بارے میں اطمینان حاصل کرتے ہیں کہ سوال کے اجزاء کے نمبروں کا مجموعہ درست ہے؟ کاپی کے ٹائٹل کے نمبر کاپی کے اندرونی صفحات کے مطابق ہیں؟ اور کشف الممتحن (انٹری شیٹ) کے نمبر امتحانی کاپی کے ٹائٹل کے مطابق ہیں؟ مکمل اطمینان کے بعد ممتحن اعلیٰ کشف الممتحن (انٹری شیٹ) پر اپنے خانہ میں دستخط کر کے شیٹ ناظم دفتر وفاق مولانا عبدالمجید صاحب یا ان کے معاون جناب سیف اللہ نوید کے حوالے کرتے ہیں، وہ شیٹ مرکزی دفتر وفاق ملتان پہنچائی جاتی ہے۔

☆...... کشف الممتحن (انٹری شیٹ) جب دفتر وفاق پہنچتی ہے تو سب سے پہلے اس شیٹ پر طالبعلم کا رقم الجلوس درج کیا جاتا ہے جبکہ خفیہ نمبر اور حاصل شدہ نمبر پہلے سے درج ہوتے ہیں۔ پھر کشف الممتحن (انٹری شیٹ) درج کردہ نمبر کمپیوٹر میں فیڈ کئے جاتے ہیں وہاں رقم الجلوس (رول نمبر) بھی درج ہوتا ہے۔

تقریباً تین لاکھ پینسٹھ ہزار طلبہ وطالبات کی اکیس لاکھ نوے ہزار سے زائد امتحانی کاپیوں کو اہتمام سے جانچنے کے بعد ایک ماہ سے کم عرصہ میں نتیجہ تیار کر لینا ایک ریکارڈ ہے جس کی عصر حاضر کی بڑی یونیورسٹیوں اور تعلیمی بورڈز میں بھی کوئی نظیر نہیں پیش کی جا سکتی۔

علاوہ ازیں امتحانات کے سلسلے میں خدمات انجام دینے والے تمام علماء کرام کو معقول اعزازیہ بھی دیا جاتا ہے۔

اس تمام شفاف عمل کے بعد بھی اگر کسی طالب علم کو اپنے نتائج کے حوالے سے کسی قسم کا شبہ ہو تو وہ نظر ثانی کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ یوں امتحانات کا یہ عظیم الشان مرحلہ تکمیل پذیر ہو جاتا ہے۔

اس سلسلے میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ مرکزی دفترِ وفاق کے عملے کا ان تمام مراحل میں کلیدی کردار ہوتا ہے۔ مرکزی دفتر کے عملے کی جاں فشانی، چستی، بیدار مغزی، اپنے کام سے والہانہ لگن ہی وفاق کے نظم امتحان کو وقت پر منعقد کرنے کا سبب بنتی ہے۔ ناظم مرکزی دفتر وفاق جناب مولانا عبدالمجید صاحب زیدمجدہم، چودھری ریاض صاحب، جناب حاجی مختار احمد صاحب، جناب سیف اللہ نوید صاحب، جناب راشد مختار صاحب، جناب اسلام شاہ صاحب اور دیگر رفقاءِ کار تمام امتحانی مراحل میں جس تَن دہی اور فرض شناسی سے اپنے امور کو انجام دیتے ہیں، وہ نہایت قابل تحسین اور مبارک باد کے لائق ہے۔ یہ حضرات طلبہ کے ساتھ خود بھی ایک طرح کے امتحان سے گذر رہے ہوتے ہیں۔ ملک بھر میں امتحانی پرچوں اور جوابی کاپیوں کی ترسیل، پھر حل شدہ پرچوں کی وصولی، ان پر خفیہ نمبروں کا اندراج، امتحانی نتائج مرتب کرنے کا اہم ترین مرحلہ اعصاب شکن ہوتا ہے، کام کے بوجھ اور ذہنی تناؤ کے باوجود یہ حضرات پوری بشاشت اور قلبی اطمینان کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔

ہمارے خیال میں اس نظم امتحان کی کوئی دوسری مثال ہمارے ملک میں نہیں پائی جاتی۔ اگر عصری تعلیمی نظام سے موازنہ کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آئے گی کہ ان بوریہ نشین مولویوں کا پلڑا اس باب میں بھی الحمد للہ! بھاری ہے۔

وفاق المدارس العربیہ کو مجموعی تناظر میں دیکھا جائے تو یہ محض ایک امتحانی بورڈ ہی نہیں بلکہ دینی مدارس کے اتحاد، قوت اور یک جہتی کی علامت بھی ہے، اور یہ دینی مدارس کے لیے ایک چھتنار درخت کی مانند ہے۔ اس کا سایہ تمام مدارس کے لیے کسی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔ وفاق المدارس کی اعلیٰ قیادت نے دینی مدارس کے جملہ اجتماعی معاملات کے حل میں کبھی لیت ولعل سے کام نہیں لیا۔ نائین الیون کے بعد دینی مدارس پر جو ابتلاء وآزمائش کا دور آیا، اس میں وفاق المدارس نے الحمد للہ فعال کردار ادا کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر آزمائش سے سرخ رُو ہو کر نکلا ہے۔

طلب علم کے دوران رجوع الی اللہ:...... ہر چیز کی کامیابی کے لیے جو چیز کردار ادا کرتی ہے وہ ہے ''رجوع الی اللہ'' اللہ پاک کی طرف رجوع کرنا، اللہ کے ساتھ تعلق قائم کرنا، اللہ پاک سے مانگتے رہنا، اس لیے رجوع الی اللہ کا اہتمام بہت ضروری ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب سبق پڑھنے جائیں تو اللہ پاک سے مانگ کر جائیں کہ یا اللہ! میں سبق پڑھنے جا رہی ہوں، اپنی رحمت سے یہ سبق میرے ذہن نشین کرا دیں۔ اس کو اچھی طرح سمجھنے کی توفیق عطا فرمایئے اور اس کو یاد بھی کروا دیجیے اور اس پر عمل کی بھی توفیق عطا فرمایئے۔ اب جب آپ پڑھنے جا رہی ہیں تو وقت گزر رہا ہے۔ اس وقت میں کوئی نئی مشقت کا اضافہ نہیں ہو رہا، بلکہ اسی وقت کو ایک کام میں لگایا جا رہا ہے۔ وہ کام ہے اللہ جل شانہ سے رجوع، جاتے ہوئے یہ دعا کرتی جائیں۔ اس طرح اساتذہ بھی جب جائیں اللہ پاک کی طرف رجوع کرتے ہوئے جائیں، یا اَللہ! اپنی رحمت سے صحیح طریقے سے پڑھانے کی توفیق عطا فرمادے۔ اپنی رضا کے مطابق پڑھانے کی توفیق عطا فرمادے۔ جو بات ہم پڑھائیں وہ تیری رضا کے مطابق بھی ہو، یہ دعا کرتے ہوئے جائیں یہ رجوع الی اللہ ہے، پھر جب پڑھا چکیں یا پڑھ چکیں تو یہ دعا کریں کہ یا اللہ! جو کچھ پڑھا یا پڑھایا ہے اس کو محفوظ بھی رکھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ یہ کام ایسا ہے کہ اس میں کوئی پیسہ نہیں لگ رہا، کوئی تکلیف نہیں ہو رہی لیکن اس کی برکت سے جو کچھ پڑھا یا اس میں نور ہوگا۔ مقصود یہ نہیں کہ امتحان دے دیا جائے۔ امتحان تو صرف اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس کے دباؤ کی وجہ سے آدمی محنت کر لیتا ہے، لیکن اصل مقصد تو علم کا حصول ہے، وہ سمجھ میں آئے، ذہن نشین ہو، اس کے لیے اللہ پاک سے مانگتے رہنا، اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی کے ذریعے سے کامیابی کے دروازے کھلتے ہیں۔ **(حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم)**